سوال

میں پانچ وقت کی نماز مسجد میں ادا کرتا ہوں لیکن دو بار حق زوجیت کی وجہ سے لیٹ سویا، صبح نماز کے لیے الارم بجا لیکن میں لیٹ اٹھا، نماز کے لیے وقت بہت کم تھا۔ پہلی مرتبہ میں نے فجر کی نماز ظہر کے ساتھ ادا کی۔ دوسری مرتبہ انتہائی وقت میں فجر کی نماز اشراق سے پہلے گھر میں ادا کی، براہ کرم صحیح طریقہ بتا دیں، میں ہمیشہ سے صبح اٹھنے نیت کر کے سوتا ہوں، لیکن یہ بھی نہیں کے جان بوجھ کر سوتا رہتا ہوں۔

جواب

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بلاشبہ کلمہ کے بعد نماز اسلام کا اہم ترین رکن ہے، اس کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جا سکتا کہ اللہ تعالی نے دن میں پانچ مرتبہ باجماعت نماز کو فرض قرار دیا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری وصیت بھی نماز کے بارے میں تھی، قیامت کے روز سب سے پہلے حساب بھی نماز کا ہوگا۔

1. اللہ تعالی آپ کو باجماعت نماز پڑھنے پر استقامت عطا فرمائے۔ انسان پر واجب ہے کہ وہ نماز فجر کے لیے بیدار ہونے کے لیے ہر ممکن ذریعہ استعمال کرے، جیسے: رات دیر تک کام نہ کرے، جلدی سوئے، اگر نیند گہری ہونے کی وجہ سے نماز کے وقت پر خود بخود بیدار نہیں ہو سکتا تو الارم لگا لے، گھر والوں کو کہے کہ وہ اسے نماز کے لیے اٹھا دیں۔

سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم ایک شب نبی ﷺ کے ہمراہ سفر کر رہے تھے، کچھ لوگوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کاش آپ ہم سب لوگوں کے ہمراہ آخر شب آرام فرمائیں۔ آپ نے فرمایا: ''مجھے ڈر ہے کہ مبادا تم نماز سے سوتے رہو۔'' سیدنا بلال رضی اللہ عنہ گویا ہوئے: میں سب کو جگا دوں گا، چنانچہ سب لوگ لیٹ گئے اور بلال رضی اللہ عنہ اپنی پشت اپنی اونٹنی سے لگا کر بیٹھ گئے، مگر جب ان کی آنکھوں میں نیند کا غلبہ ہوا تو وہ بھی سو گئے۔ نبی ﷺ ایسے وقت بیدار ہوئے کہ سورج کا کنارہ نکل چکا تھا۔ آپ نے فرمایا: ''اے بلال! تمہارا قول و قرار کہاں گیا؟'' وہ بولے مجھے آج جیسی نیند کبھی نہیں آئی، اس پر آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے جب چاہا تمہاری ارواح کو قبض کر لیا اور جب چاہا انہیں واپس کر دیا۔ اے بلال! اٹھو اور لوگوں میں نماز کے لیے اذان دو۔'' اس کے بعد آپ نے وضو کیا، جب سورج بلند ہو کر روشن ہو گیا تو آپ کھڑے ہوئے اور نماز پڑھائی۔

(صحیح البخاري، مواقیت الصلاۃ: 595)

1. اگر انسان نے صبح کی نماز کے لیے بیدار ہونے کے لیے ہر ممکن ذریعہ استعمال کیا، کسی قسم کی سستی اور کوتاہی کا مظاہرہ نہیں کیا پھر بھی وہ بیدار نہ ہو سکا تو وہ گناہگار نہیں ہے، جب بھی وہ بیدار ہو فوراً نماز ادا کرے، اگرچہ وہ ایسے وقت میں بیدار ہو جس میں نماز پڑھنے سے منع کیا گیا ہے، یہی اس نماز کا وقت ہے، فوت شدہ نماز کو لیٹ کر کے اگلی نماز کے ساتھ پڑھنا یا اگلے دن اسی نماز کے ساتھ پڑھنا صحیح نہیں ہے۔

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَن نَسِيَ صَلاةً، أَوْنَامَ عَنها، فَكَفَّارَتُهَا أَن يُصَلِّيَهَا إِذَا ذَكَرَهَا (صحیح مسلم، المساجد ومواضع الصلاۃ: 684)

جو شخص کوئی نماز بھول گیا یا اسے ادا کرنے کے وقت سویا رہ گیا تو اس (نماز) کا کفارہ یہی ہے کہ جب اسے یاد آئے وہ اس نماز کو پڑھے۔

مندرجہ بالاحدیث اس بات کی دلیل ہے کہ جب انسان سویارہ جائے یا بھول جائے تو جب یاد آئے فوراً نماز ادا کرے۔

والله أعلم بالصواب